بوسنیا کے مسلمان

سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کے بعد یوگوسلاویہ کا وفاق بھی ٹوٹ گیا۔ اس کے کئی صوبے آزاد یا نیم آزاد ہو گئے یہ خانہ جنگی میں مبتلا ہیں۔ اس کے ایک علاقہ بوسنیا و ہرزیگووینا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ یہ علاقہ سربیا کے تحت آتا ہے۔ اس وقت سربیا کے باشندے اور فوج ان مسلمانوں کو نشانۂ ستم بنا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے یوگوسلاویہ میں امن فوج بھی بھیجی ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مسٹر غالی کی سفارش پر اس فوج میں اضافہ بھی کیا جا رہا ہے۔ لیکن یوگوسلاویہ کی اس خانہ جنگی کو بند کرانے میں اقوام متحدہ کہاں تک کامیاب رہتی ہے۔ اقوام متحدہ کو پیش کردہ ایک حالیہ یادداشت میں کہا ہے کہ سربیا کے علاقہ بوسنیا اور ہرزیگووینا میں مسلمانوں کو سرسری عدالتی کارروائی کے بعد پھانسیاں دینے کے کئی کیس منظر عام پر آئے ہیں، امن فوج نے اپنے ہیڈکوارٹرز اقوام متحدہ میں رپورٹ بھیجی تاکہ سیکورٹی کونسل اس پر غور کرے۔ اس یادداشت کی نقلیں بوسنیا کے سفیر محمد شاکربے نے اقوام متحدہ میں تقسیم کیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پھانسیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ سربیا اس علاقہ سے مسلمانوں کا صفایا کرنے کی اپنی مہم میں لگا ہوا ہے۔ بوسنیا میں جو مظالم ہو رہے ہیں۔ ان میں مکانات کو نذر آتش کرنا، علاقہ بدر کرنا، سرسری کارروائی کے بعد پھانسی دے دینا اور مکانات کے اندر گولیاں چلانا شامل ہے۔

بوسنیا کے مسلمانوں پر ان مظالم کے خلاف جدّہ کی اسلامی کانفرنس، ایران اور دوسرے ممالک نے بھی آوازیں اٹھائی ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ترکی بھی ان مسلمانوں کی بے چینی اور پریشانی محسوس کرے۔ اس کی سرحد یوگوسلاویہ سے ملتی ہے۔ یوگوسلاویہ کے یہ حصے پہلے ترکی کی سلطنت عثمانیہ میں شامل تھے۔ صدیوں تک ترکوں کی حکومت یہاں رہی ہے۔ یقینی طور پر ترکی کی آواز کا اثر ہوگا۔ اقوام متحدہ کو بھی اپنی کارروائی بڑھانے کی ضرورت ہے۔